

تاج الشریعہ ایک مختاطبسی شخصیت

خدائے عزوجل نے جب اس عالم پاک کو معرض وجود میں لایا تو اس عالم رنگ و بو کو اپنی نکت کالمہ سے ہر طرح سے سنوارا اور رشد و ہدایت کے لیے انبیاء کرام کا مقدس سلسلہ شروع کیا۔ اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا اور انتہا انارے آقائے ہاداد احمدی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ و صفات پر ہوئی اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے نامیت کی ہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شبت کر دی اور ارشاد فرمایا کہ ﴿ہا کان محمد أباً أحد من دجال لکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین وكان الله بکل شئی علیماً﴾ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰) پھر صاحب آیت کریمہ وعلک ما لم تکن تعلم فنی علم و حکم، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے وضاحت فرمادی کہ "لا فبی بعدی" (بخاری و مسلم) لیکن جب انبیاء کرام کا سلسلہ بند ہو گیا تو اب تکلیف دین کی عظیم ذمہ داریوں کا بڑا امت کے علماء کرام کے کندھوں پر پڑا اور علماء کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مایشتان ہے "العلما و ردة الانبیاء" (ترمذی باب : ماجا فی الفقه علی العبادۃ) اور اب ملایا کا تسلسل جاری ہے تا قیام قیامت جاری رہے گا جو آپ قول مجمل سے ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں جاوہ حق کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ انہیں ملایے کرام سے اہل حق و ملت عمودہ اہل حق سیدی مرشدی چاشن حشر و حق عظیم ہند حضور تاج الشریعہ عالم مفتی اختر رضا شاہ انبری امت و کائناتم اللہ سب کی عظیم ہستی ہے جن کی بقیت کا مقرر ایک ہزار ایک سو ہے۔ آپ نے عمر کا عظم فہن سر زمین بریلی شریف خانوادہ رضا شاہی اپنی آنکھیں کھولیں اور خانوائی روایت کے مطابق دینی و عصری تعلیم مکمل کی۔ آپ کی شخصیت زہد و تقویٰ، عہد و فاء، بکر تسلیم و رضا اور حسن اخلاق کی جامع مرقع ہے۔ آپ کو گدے بزرگان دین کی طرح سلسلہ قادریہ میں حضور فٹ عظیم رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت ہے۔ آپ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری یعنی قرآن و سنّت پر کار بند رہنے کے بعد حضرت فوٹ پاک کی تعلیمات مقدسہ پر خصوصی طور پر عمل کرتے ہیں اور اپنے ہر بیان سے پہلے یا اشعار اذانی طور سے پڑھتے ہیں

فوٹ عظیم ہمس ہے سر مسلمان مددے
قلبہ دین مددے کعبۃ ایمان مددے
انتظار کرم تشیت من یحییٰ را
اے خدا اجدو خدا دین خدا خداواں مددے

اسی لیے قدرت کالمہ نے آپ کو اپنی بھترین فتویٰ سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضور فوٹ عظیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اگر مسائل نہ ہوتے تو تمام لوگ عابد و زاہد بن جاتے لیکن مسلمانوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے رب سے دور ہو جاتے ہیں یاد رکھو جو صبر کے امتحان میں پورا نہ آوے وہ مسلمان نہیں ہے" حضور فوٹ پاک صبری کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان مقدس ہے "ان الله مع الصابرين" (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۳) چونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ ایک مرتبہ صحابی رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ صبر الایمان ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصبر والصبر (شعب الایمان) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بکریم کا قول ہے کہ "الصبر من الایمان بمنزلة الرأس من الجسد فإذا ذهب الصبر ذهب الایمان" صبر ایمان کا حصہ ہے جیسے جسم کا تو صبر کا تو اللہ صبر الایمان کا قائم ہوتا ہے (صحیفۃ ابیانی شیعہ ج ۱ ص ۲۲۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے "الصبر نصف الایمان" صبر آدھا ایمان ہے۔ (متحدک ج ۸ ص ۳۳۶) اسی لیے ان فرمودات کے بناء حضور فوٹ پاک کے نزدیک صبری عہد اور مسعود کے درمیان رشتہ کو بڑے محکم

کرتے ہیں، مہر و رضا کو چھوڑ دینا آپ کی تعلیمات کے منافی ہے۔ حضور ﷺ کی تعلیمات آپ کی حیات طیبہ کا جزو ناہلک ہیں چکا ہے کیوں کہ آپ کی زندگی میں بے شمار کھجیب خزانے آپ نے صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑا، دشمنوں اور مومنین کے آپ کو پیچھے سے تنہا ہونے کا خوف نظر انداز کرنا، امت پر طرح اس طرح کے مومنین کو اسلاف کی طرح وہی سے رہنے کی کوشش کی لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور مسلکِ مطہر کی صورت پر قائم رہے۔

آپ نے شہنشاہِ ولایت سے خوب فیضیاب ہوئے ہیں جس کے متعلق ذاکر عبدالمصمیم عزمی بیان کرتے ہیں: ۱۹۸۳ء میں پاکستان کے دوسرے سفر کے دوران ایک روز شیرازہ غوث اعلیٰ سیدنا غوث طریقت علاء الدین گیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی زیارت کے لئے حضرت تاج الشریعہ، راقم اور تقریباً ۲۰-۲۵ مریدین متقدمین ان کے دولت کدہ پہ حاضر ہوئے۔۔۔ اشدت کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت غوث صاحب قبلہ نے علامہ اختر رضاناں صاحب قبلہ کی قریفہ میں فی البدیہہ عربی میں ایک قطعہ پڑھا۔ قطعہ کو اس وقت یاد نہیں ہے، مفہوم یہ تھا: ”اختر رضانا۔ اختر (تاج) کی طرح چاند کی تکبیر کے گار، اختر تاج الشریعہ نے حضور غوث صاحب قبلہ سے دما کے لیے کہا۔ اس پر غوث صاحب قبلہ نے فرمایا: ”اختر رضانا تم تہارے لیے کہا دما کریں گے۔ تہارے دادا احمد رضاناں صاحب کبیر سے ادھوٹا غوثِ اعظم نے انکا دیا ہے کہ تم ای فرما“ نے سے نکالتے رہو، ہاتھ رو، کبھی تم نہیں ہوگا اور تہارے مفتی رضاناں (مفتی اعظم ہند) کو کبھی بہت دیا ہے میرے مفتی غوثِ اعظم نے، پھر دما کے لیے ہاتھ اٹھا لے۔ (پندرہ روزہ نازی لکھنؤ کا ۲۰۰۳ء نمبر)

اس لیے تو آپ بارگاہِ غوثیت میں محبت و عقیدت کا گلدستہ لیے ہیں عرض گزار ہیں

صدقہ رسول پاک کا جموں میں ڈال دین
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث الدود
دل کی سائے آخر دل کی زبان میں
کہتے ہیں پہلے تیر ہیں یا غوث الدود

آپ کی ذات گرامی ذہن چلتی ہی بیروزگاری، علم اور بردباری کا کمال نمونہ اور شفقت و محبت کا شمع ہے۔ بزرگانِ دین سے مبرا تعلق اور جد اکبر حضور علی حضرت سے والہانہ عشق جا بجا خضر آتا ہے اور پیغامِ رضا کو عام کرنا آپ کا شیوہ ہے جس کی ترجمانی آپ کے اس شعر سے ہوتی ہے

جہاں میں عام پیغامِ حبیب احمد رضا کر دین
پہنٹ کر پیچھے دیکھیں پھر تجدیدِ وفا کر دین

اس شعر کی تخریج خود ہی سفر پاکستان کے دوران اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ ”پیغامِ رضا کوئی نیا پیغام نہیں ہے بلکہ وہی پیغام ہے جو اللہ اور اس کے رسول علیہ وسلم کا طرمانِ مایا لیاقت ہے جس پر صحابہ تابعین، ائمہ مجتہدین اور علماء صالحین کامل ہیں یہی پیغامِ رضا ہے۔ دنیا و دلوں کا پیغام یہ ہے کہ اس کے طرفہ دیگوں گناہ اسلام کا پیغام یہ ہے کہ دنیا کے معاملہ میں Advance ہو اور دین کے معاملہ میں پیچھے والوں کو دیکھو اور گھوڑے کو پیچھے پیچھا رہا نہیں ہے پھر یہ بات نہیں ہے حضرت عبداللہ، جاسوسی نے ارشاد فرمایا ”لا یصلح آخر هذا الامر إلا ما أصلح أوله“ اس امت کے آخری لوگوں کا مسلمان راہی طور پر ہوگا جس طور پر ان کے انگوں کا ہوا تھا

(نوٹ: میں نے اس قول کو ”ایں الامکان“ (یعنی اگرچہ ممکن ہے) حضرت عبداللہ ابن مسعود کا قول نہیں پایا لیکن عید ای طرح کا قول حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا پایا ”لا یصلح آخر هذا الامر إلا ما أصلح أوله“ تنہید لابن عبد اللہ اور دوسری روایت میں اس لفظ سے ہے ”ولن یصلح

آخر هذه الأمة (إلا بما صلح به أولها) اللعل لأحمد بن حنبل

وہمدھار کیے وہاں انہوں نے سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر قربان کر دیا۔

ہاں وہاں حیرے قدم ی وارسے
کیا نصیبوں ہیں حیرے یاروں کے

مسک اعلیٰ حضرت کیا ہے؟

اہل سنت کا جڑا ہے پڑا اصحاب حضور
غم ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کی

(از قضاہ تاج اشرفیہ)

آج کے اس دور میں آپ لاکھوں انسانوں کے سرخ عقیدت ہیں آپ کی ایک جھلک کی زیارت کے لیے بڑے بڑے واپس پند آپ کی دلیر پیکڑ سے رہتا ہے۔ لیکن عرصہ گزرتا ہے۔ آپ کی مزاج میں انسانی فکر کا عنصر سب سے زیادہ غالب و غالبان ہے جو دراصل یہی رومانیت و تصوف کی بان ہے۔ آپ کے قول فعل میں مکمل ہم آہنگی نظر آتی ہے، وظائف میں مشغول اور کاموں کی بہتات میں رہتے ہوئے بھی اپنے عقیدہ مندوں اور ماحبتوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور ان کو فرائض سمجھتے ہیں جو درحقیقت تصوف کی روح ہے آپ کچھ معنوں میں انبیاء کرام کے ان مقدس حکمران ہاتھیوں میں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو شریعت طریقت کی حقیقت کے سر اور دھوڑے آگاہ کیا۔

آپ کے علمی کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے سید و جاہلہت رسول قادری صاحب کچھ یوں قیصر اڑا ہیں:

”تقریر قیام پر ملی کے دوران جن دن دور حدیث کے اختتامی ایام میں آپ سے درس حدیث سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے جس علاقہ زبان، اور سلاست و روانگی کے ساتھ عربی میں احادیث کے مطالب و معانی بیان کی، جن حدیث پر حرج کی باہر اور دھوڑ کو نکالت کی فکر ہوگی، اور ایشیال دفع فرمائیں اس سے علم حدیث اور اصول حدیث پر آپ کی کمال وحسن، وسعت مطالعہ اور عربی ہیئت اور صرف و نحو پر عبور کا اندازہ ہوتا ہے۔ درس حدیث سماعت کرتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے ایام اشجہ و محضنا ضامن حدیث پر ملی کی اور ان کے صاحبزادگان جتہ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں اور منصور مفتی، اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں دہلوی، علامہ محمد وسعد کابلی خاں ان کے قلب و زبان پر جاری ہے۔ ساتھ اڑتھم ایسا حسین کمال چاہو با تھا کہ یہ پوچھتے رہیں اور ہم شفقہ رہیں۔“

اور آپ کے تحریری خدمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

”آپ ذوق و تقویٰ کے اعتبار سے ایک بلند مقام کے حامل ہیں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں متعدد و کتب کے مصنف ہیں آپ کے فتاویٰ کا ضخیم مجموعہ ابھی تک غیر منظم ہے البتہ ازہر الفتاویٰ "Azharul Fatawa" کے نام سے ۱۳۲۷ھ و ۱۳۲۸ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ انہوں نے منتخب انگریزی، فتاویٰ ذریعہ ساؤتھ فرائیڈ سے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ صاحب دہان عقیدہ شاعر بھی ہیں۔ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں کمال وحسن لکھتے ہیں۔ آج کل بنگالی شریف کا ماہیہ عربی زبان میں لکھ رہے ہیں۔ (معارف رضیہ ص ۱۶)۔

اللہ رب العزت اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا شوق آپ کے رگ و پے میں جاری و ساری ہے۔ آپ آیات ربانی اور سنت نبوی کی مکمل تصویر

ہیں۔ جو آپ کے شعر سے ملتا ہے

علا ہو بے خودی بھگدو خودی میری ہوا کر دیں
مجھے یوں اپنی الفت میں میرے مولیٰ بنا کر دیں
اور الحب فی اللہ واللبغض فی اللہ پر عمل کرتے ہوئے ملتے مسلمان اور غاص کر رہے ہیں دو مصلحتیں اور عقیدے خندوں کو یہ نظام دیتے
ہیں کہ

نہی سے جو ہے گناہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر مادر برادر جان وال ان پر فدا کر دیں
آپ اپنے عمر کی اس ڈیڑھ پر اور آج کے اس پختن دور میں بڑی خاموشی کے ساتھ دنیاوی ملحق اور تانکشی کی تشاکل کے بغیر دین اسلام کی طہ صفا اور
آپا کی دین میں جا رہے ہیں۔ اور بارگاہ رسالت میں امیدور جا کا دامن پھیلائے ہوئے عرض گزار ہیں
میری مشکل کو آساہیں میرے مشکل کشا کر دیں
ہر ایک موقع بلا کو میرے مولیٰ ٹاندا کر دیں
اور منتش میں فرماتے ہیں

مجھے کیا فکر ہو آخر میرے پاور ہیں وہ پاور
جو خود میری پاؤں کو گرفتار بنا کر دیں
آپ اپنے اکابر و اسلاف کے ذکر و فکر سے ہر محفل کو نورانیت بخشتے رہتے ہیں، آپ تاجدار ولایت حضور نوح العظم، سلطان احمد غوثیہ فریب
نواز شیخ الاسلام و مسلمین حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، جید الاسلام مامد رضا خاں، مقبر نوح العظم حضور مطلق
العظم ہند مصطفیٰ رضا خاں، مفسر اعظم ہند حضرت امیر اکبر رضا خاں، صدر الراشرید مولانا امجد علی اعظمی، حضور محدث اعظم ہند مولانا سید محمد جیلانی اشرفی
کچھ چھوٹی ہند راہ افاضل سید نجم الدین مراد آبادی اور حضور مامد اظہار علیہم السلام و الرضوان و در حقیقت انہیں نفوس قدس کی اماکن کے شیر اور امن ہیں

آپ کے دینی و ملی تجربہ کی تقریری و تحقیقی اور سماجی خدمات پر ایک سوسطہ سوانح لکھنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ ہو یہ دستی ہے جو بحال فخر کی
بحر پر رہ رہتی ہے اور جس سے رامت شان مصطفیٰ ﷺ کو پیکر کرنے میں کوئی دقیقہ فرغزاشت نہ کیا۔ آپ کا یکیزہ سیرت کو اجاگر کیا جائے، آپ
کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اس لیے کہ آپ کی مبارک زندگی ہی ہم اہلسنت و جماعت کے نو جوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ اب اس نکلہ الرجال
میں آپ جیسی ستارہ بنیں شخصیت کے حالات و واقعات ان کا روفا کو نیا دہ سے تیار و پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جیسے کہ ہوئے تہذیبوں کو مال خرم
معلوم ہو سکے اور وہ شاہ بحر منزل کی جانب جادہ دنیا کو نہیں دما ہے کہ یہ اور دگار عالم ہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین ملاحظہ فرمائے اور آپ کا کل
ماضیت تدبیر ہم ہاتھوں کے اوپر قائم و دائم رکھیں۔ آمین

محمد حامد بن قادری: الأزهري للشریفة كلية اللغات والترجمة قسم الدراسات الإسلامية الانجليزية القاهرة مصر

Email ID: mdimamudin@yahoo.com